
اللہ
سے خالص محبت
مصنف
سید شبیر قمر بخاری
PDFBOOKSFREE.PK

حمدِ باری تعالےٰ

افضل بھی تو اعلیٰ بھی تو واحد بھی تو یکتا بھی تو
زیرو زبر کرتا بھی تو اور سب کا رکھوالا بھی تو

خالق بھی تو حاکم بھی تو مالک بھی تو رازق بھی تو
خالق بھی تو مخلوق پہ رکھنے نظر والا بھی تو

اول بھی تو آخر بھی تو ظاہر بھی تو باطن بھی تو
رتبوں میں سب سے بالا بھی تو ارفع بھی تو اعلیٰ بھی تو

مسجد میں سجدے کئی کیئے مولا تیری رضا کیلیئے
کیا ہے سوا تیرے میرا دنیا میں اک آسرا بھی تو

ٹہلتے ہوئے قمر جگنو اصل آسماں پہ ہے قمر جو
راتوں کو دن کی مدد سے دینے والا اجالا بھی تو

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللهِ تَعَالَى وَالتَّعَلُّقِ بِهِ

﴿اللہ عزوجل سے خالص محبت اور تعلقِ بندگی﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرة، ٢: ١٦٥)

’’اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے ’’اللہ سے محبت‘‘ جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔‘‘

٢. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (آل عمران، ٣: ٣١)

’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ. (المائدة، ٥: ٥٤)

’’اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔‘‘

٤. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ (التوبة، ٩: ٢٤)

”(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا○“

٥. وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا○ (الدهر، ٧٦: ٨، ٩)

”اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں○ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیں○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. وَفِي

رِوَايَةِ: حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو ضرور پالے گا (وہ تین خصلتیں یہ ہیں): ا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ ۲۔ جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو۔ ۳۔ کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَلِكَ

لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِکَ؟ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتا۔ جب وہ واپس لوٹے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ اُنہوں نے اُس سے پوچھا، تو اس نے جواب دیا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عليه السلام يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.'' (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی حضرت داود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے تو فرماتے: وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔''

''حضرت عمرو بن جموح ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور (حقیقتِ ایمان پانے والے ایسے ہی خوش نصیبوں کے لیے فرمان ہے کہ) بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۱. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْسَطُ؟ قَالُوْا: اَلصَّلَاةُ. قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: الزَّكَاةُ. قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: صِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْحَجُّ، قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْجِهَادُ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالَ: إِنَّ أَوْسَطَ عُرَى الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ افضل ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: نماز۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: زکوٰۃ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں (جو میں پوچھ رہا ہوں)۔ انہوں نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: حج، آپ ﷺ نے

فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: جہاد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے، لیکن یہ بھی وہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی سب سے افضل کڑی یہ ہے کہ تم اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر نفرت کرو۔'' اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَذُكِرَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالشَّيْبَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام دیلمی، ابونعیم اور شیبانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام شیبانی کے ہیں۔

۱۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ، يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي حِلْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے

اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دو سو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لئے خریدی گئی تھی اور اب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔"

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِكَ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغَوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

"حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، کیا جانتے ہو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہلِ جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ کَأَنَّکَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاکَ. رَوَاهُ ابْنُ الرَّبِيْعِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ربیع نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللهِ عَلَی مَحَبَّةِ نَفْسِهِ کَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے نفس کی محبت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔''

اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال موسی بن عمران عليه السلام: أي ربّ، أينَ أَبْغِيْکَ؟ قال: إِبْغِنِي عِنْدَ الْمُنْکَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ. إني أَدْنُو منهم کلَّ يَوْمٍ بَاعًا ولولا ذلک لَانْهَدَمُوْا.

''حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس تلاش کر، کیونکہ میں ہر روز ایک ہاتھ ان کے

قریب ہوتا ہوں، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ دل (ہجر وفراق کی وجہ سے) منہدم ہو جاتے۔‘‘

۲. قال سيّدنا علي بن أبي طالب ﷺ: أعلم الناس بالله أشدّهم حُبًّا، وتعظيماً لأهل لا إله إلا الله.

’’حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور لا إله إلا الله کہنے والوں (اہلِ توحید) کی تعظیم کرتا ہے۔‘‘

۳. قال أبو يزيد البسطامي رحمه الله: إن لله عبادًا لو حجبهم في الجنّة عن رؤيته لاستغاثوا من الجنّة كما يستغيثُ أهلُ النّارِ من النارِ.

’’حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محجوب رکھے تو وہ جنت سے بچنے کی اسی طرح فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کی کریں گے۔‘‘

٤. قال الشبلي رَحِمَهُ الله: سمّيت المحبة محبة، لأنها تمحو من القلب ما سوى المحبوب.

’’حضرت شبلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: محبت کو محبت اس لئے کہا گیا کہ یہ دل سے محبوب کے سوا تمام چیزوں کو محو کر دیتی ہے۔‘‘

٥. قال السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ الله: اَللّٰهُمَّ ما عذَّبْتَنِي بشيءٍ، فلا تُعَذِّبْنِي بِذُلِّ الحِجَابِ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے اللہ! تو نے مجھے کسی چیز کا عذاب نہیں دیا پس مجھے حجاب (دوری) کا ذلت آمیز عذاب نہ دینا۔‘‘

٦. قال السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ الله: للمريد عشر مقامات، التحبّب إلى الله بالنافلة، والتزيّن عنده بنصيحة الأمة، والأنس بكلام الله، والصبر على أحكامه، والأثرة لأمره، والحياء من نظره، وبذل المجهود في محبوبه، والرضاء بالقلة، والقناعة بالخمول.

''حضرت سری سقطی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: دس چیزوں پر عمل کے ذریعے محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے ۱۔نوافل پڑھنا، ۲۔ خیر خواہی، ۳۔ قرآن سے محبت کرنا، ۴۔ اَحکام الٰہی پر صبر کرنا، ۵۔ امر الٰہی کو ترجیح دینا، ۶۔ حیاء پیدا کرنا، ۷۔ محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا، ۸۔ قلیل پر راضی ہونا، ۱۰۔ قناعت سے کام لینا۔''

٧. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: المسير من الدنيا إلى الآخرة سهل هيّن على المؤمن. وهجران الخلق في جنب الله شديد. والمسير من النفس إلى الله صعب شديد. والصبر مع الله أشد.

''حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے، اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف سفر اذیت ناک ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔''

٨. قال محمد بن عليان رَحِمَهُ الله: من سكن إلى غير الله تعالى، أهمله تعالى وتركه، ومن سكن إلى الله تعالى، قطع عليه طريق السكون إلى شيء سواه.

''محمد بن علیان رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی) اور ذات میں سکون و راحت محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ سے راحت وسکون ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ سکون کے اور راستوں کو منقطع کر دیتا ہے۔''

٩. قال أبو عبد الله القرشي رَحِمَهُ الله: حقيقةُ المَحَبَّةِ أن تَهَبَ كلّك لِمَنْ أَحْبَبْتَ، فلا يبقى لک منک شيءٌ.

”حضرت ابوعبداللہ قرشی رَحِمَہُ الله نے فرمایا: حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتًا محبوب کے حوالے کر دے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔“

١٠. قال يوسف بن علي رَحِمَهُ الله: لا يكون العارفُ عارفاً حقًّا حتى لو أعطي مثل ملک سليمان عليه السلام لم يشغله عن الله طرفة عين.

”یوسف بن علی رَحِمَہُ الله نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں عارف نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ اس کی یہ کیفیت نہ ہو جائے کہ اگر اسے سلیمان علیہ السلام جتنی حکومت عطا کر دی جائے تب بھی یہ سلطنت اسے ایک لحہ کے لئے بھی اللہ سے غافل نہ کر سکے۔“

١١. قال أبو سليمان الداراني رَحِمَهُ الله: إن الله تعالى يفتح للعارف وهو على فراشه ما لا يفتح لغيره وهو قائم يصلي.

”حضرت ابوسلیمان دارانی رَحِمَہُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عارف کے لئے اس کے بستر پر وہ باتیں کھول دیتے ہیں جو اوروں کے لئے کھڑے نماز پڑھتے بھی نہیں کھولتے۔“

١٢. قَالَ محمدُ بن إسحاق رَحِمَهُ الله: أخبرني أبي، قال: قلت لإبراهيم بن أدهم رَحِمَهُ الله: أَوْصِني. فقال: اتَّخِذِ اللهَ صاحباً، وذَرِ الناسَ جانباً.

”محمد بن اسحٰق رَحِمَہُ الله نے فرمایا کہ مجھے میرے والد محترم نے بتایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رَحِمَہُ الله سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں، تو آپ رَحِمَہُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا۔“

١٣. قالَ أبوحفصٍ رَحِمَهُ اللهُ: من تجرَّع كأسَ الشوقِ يَهيمُ هُياماً، لا يُفيقُ إلَّا عِنْد المشاهدة واللّقاء.

''حضرت ابوحفص رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ جوکوئی جام شوق نوش کر لیتا ہے پھر وہ اسی مستی وعشق ومحبت میں مارا مارا پھرتا رہتا ہے اس کو مشاہدہ اور ملاقات سے ہی افاقہ ہوگا۔''

١٤. قالَ أبو حفصٍ رَحِمَهُ اللهُ: إذا رأيتَ المُحِبَّ ساكناً هادئاً، فاعلم أنه وردتْ عليه غفلةٌ، فإن الحبَّ لا يتركُ صاحبَه يَهدأ بل يُزْعِجهُ في الدُّنوِّ والبُعد، واللِّقاءِ والحجابِ.

''حضرت ابوحفص رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی عاشق کو حالت سکون و اطمینان میں دیکھے تو جان لے کہ اس وقت اس پر حالت غفلت وارد ہو چکی ہے کیونکہ عشق عاشق کو آرام نہیں کرنے دیتا بلکہ وہ اس کو کبھی پاس بلا کر، کبھی دور کر کے، کبھی ملاقات دے کر اور کبھی حجابات اوڑھ کر تنگ کرتا ہے۔''

١٥. قال محمد بن الفضل رَحِمَهُ اللهُ: المعرفة حياة القلب مع الله تعالى.

''محمد بن الفضل رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ دل کے زندہ رہنے کا نام معرفت ہے۔''

١٦. قالَ أبوحفص رَحِمَهُ اللهُ: ما ظهرتْ حالةٌ عاليةٌ، إلا من مُلازَمَةِ أصلٍ صحيح.

''حضرت ابوحفص رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اس وقت تک صحیح اور بلند مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ صحیح اور اصل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔''

١٧. قال أحمدُ بن عاصم الأنطاكيُّ رَحِمَهُ الله: من كان بالله أعرف كان له أخوف.

''احمد بن عاصم الانطاکی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جس قدر کسی کو عرفان باللہ حاصل ہوگا اسے اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف نصیب ہوگا۔''

١٨. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: حقيقةُ المحبّة ما لا ينقص بالجفاء.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت وہ ہے جو جفا پر بھی کم نہ ہو۔''

١٩. نظر يحيى بن معاذ يوما إلى إنسان وهو يقبّل ولدًا له صغيرًا فقال: أتحبه؟ قال: نعم. قال: هذا حبک له إذ ولدته فكيف بحبّ الله له إذ خلقه؟!

''یحییٰ بن معاذ رَحِمَہُ اللہ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے چھوٹے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اولاد ہونے کے ناطے تجھے اس سے اتنا پیار ہے، اندازہ کرو اللہ کو اس سے کتنا پیار ہوگا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔''

٢٠. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: مثقالُ خردلةٍ منَ الحُبّ أحبّ إليَّ من عبادة سبعين سنة بلا حُبٍّ.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: محبت اگر رائی کے دانے جتنی بھی ہو تو مجھے وہ ایسی ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے جو بغیر محبت کے کی جائے۔''

٢١. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: من نشر المحبّةَ عند غير أهلها فهو في

دعواه دعّي.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص نااہل لوگوں میں محبت کا ذکر کرے، وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔''

۲۲. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: المحبة نار في القلب تحرق ما سوى مراد المحبوب.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ محبت دل میں ایک آگ ہوتی ہے جو محبوب کی مراد کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔''

۲۳. عن الإمام القشيري قال: قيل: إنَّ عُتْبَةَ الغلامَ بات ليلةً يقول إلى الصباح: إن تعذبني فأنا لک مُحِبٌّ، وإن ترحمني فأنا لک مُحِبٌّ.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ عتبۃ الغلام ساری رات صبح تک یہ الفاظ کہتا رہا کہ اگر تو مجھے سزا دے تو تب بھی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تو تب بھی میں تجھ سے ہی محبت رکھتا ہوں۔''

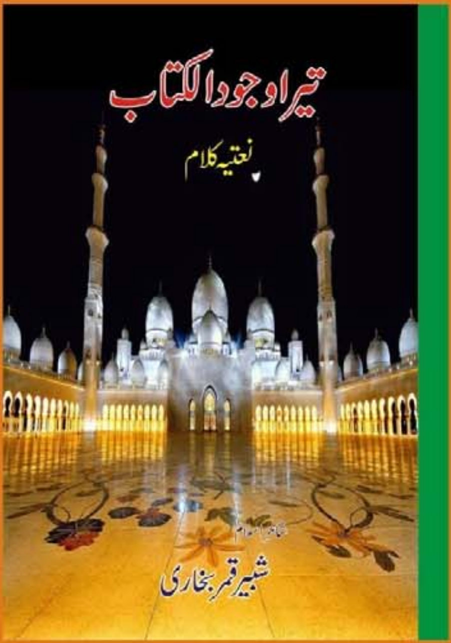
۲٤. قال أبو يعقوب السّوسي رَحِمَهُ الله: لا تصحّ المحبّة إلا بالخروج عن رؤية المحبّة إلى رؤية المحبوب بفناء علم المحبة.

''حضرت ابو یعقوب السوسی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: محبت صرف اسی وقت درست ہوسکتی ہے جب محبّ اپنی محبت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اپنی محبت کا علم مٹا کر اپنے محبوب کے دیدار کی طرف لگا رہے۔''

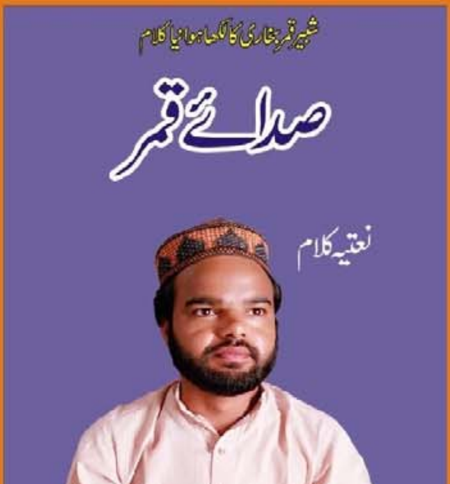
۲٥. قال بندار رَحِمَهُ الله: من لم يجعل قبلته – على الحقيقة – ربه، فسدت عليه صلاته.

شبیر قمر بخاری کی تصنیف کردہ کتابیں









البخاری کتب خانہ پاکستان